حافظ بخاری ،صدر مجلس علماے اہل سنت، حضرت علامہ شاہ سید خواجہ عبد الصمد چشتی مودودی رضی اللہ عنہ

از:- حضرت مولانا غلام جیلانی مصباحی مظفرپوری
استاذ:- جامعہ صمدیہ دارالخیر پھپھوند شریف ضلع اوریا یوپی

آستانۂ عالیہ صمدیہ مصباحیہ دارالخیر پھپھوند شریف ضلع اوریا یوپی اسلامیان ہند کی رشد وہدایت کا عظیم مرکز ہے ، اس مرکز ہدایت سے ہمیشہ اسلام کا پیغام نشر کیا گیا ، شریعت کے احکام بتائے گئے ، ضلالت وگمرا ہی کا قلع قمع کیا گیا ، کفر وشرک کی آندھیوں کا مقابلہ کیا گیا ، عقائد حقہ کی حفاظت کے لیے تحریکیں چلائی گئیں ،باطل فرقوں کا تحریر وتقریر کے ذریعہ رد وابطال کیا گیا ۔ اس آستانے کے مورث اعلیٰ سید المفسرین ، سند المحققین ، اعلم العلما ، حافظ بخاری حضرت علامہ الشاہ سید عبد الصمد چشتی مودودی قدس سرہ العزیز اپنے عہد کے زبردست محقق ومصنف اورعظیم داعی و مبلغ تھے ،آپ نے رشد وہدایت کی ایک پاکیزہ شمع روشن کیا ، جس کی پاک کرنوں نے ہزاروں قلوب واذہان کو نور حق کے جلوؤں سے منور وتابندہ کر دیا ،آپ نے جہاں اس زمانے کے باطل فرقوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور اپنی مدلل ومبرہن خطبات کے ذریعہ ان کے ناپاک چہروں کو واشگاف فرمایا اور ان کے گندے عقائد کی حقیقت عوام اہل سنت کے سامنے واضح کردی وہیں آپ نے اسلامی سماج ومعاشرے میں رائج خرافات اور بدعات کا بھی سخت تعاقب فرمایا ، سہسوان بدایوں اور پھپھوند شریف ومضافات میں آپ نے اصلاح فکر وعمل کی تحریک چلائی اور ہزاروں خلق خدا کو دین سے قریب کیا اور ان کے ایمان وعقیدے کی حفاظت فرمائی۔

ولادت وتحصیل علم:

۱۸۵۳ء میں حضرت سید غالب حسین رحمۃاللہ علیہ کے گھر ایک فرزند کی ولادت ہوئی، جس کا نا عبد الصمد رکھا گیا۔یہ نومولود بعد میں علم وفضل ا ور معرفت و روحانیت کا درخشندہ ستارہ بن کر چمکا ا ور دین کی عظیم خدمات آپ کی ذات مقدسہ سے انجام پائیں۔

آپ نے تسمیہ خوانی کے بعد گیارہ سال کی عمر تک مولانا سخاوت حسین رحمۃاللہ علیہ کی خدمت میں رہ کر صرف ،نحو ، منطق ا ور علوم شرعیہ میں متوسطات تک کی تعلیم حاصل کی۔ پھر مروجہ علوم کی تکمیل اعلم علماے زمانہ حضرت سیف اللہ المسلول مولانا شاہ فضل رسول بدایونی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے صاحب زادے تاج الفحول مولانا عبدالقادر بدایونی سے کی، اور محض چودہ سال کی عمر میں تمام مروجہ علوم عقلیہ و نقلیہ کی تحصیل سے فارغ ہو گئے۔

مجلس علماے اہل سنت کی صدارت:

کسی بھی شخصیت کی عظمت و رفعت کو صحیح طور سے سمجھنے کے لیے ان کے تعلق سے معاصرین کی آرا بڑااہم درجہ رکھتی ہیں۔ حافظ بخاری حضرت خواجہ سیدعبد الصمد مودودی چشتی رضی اللہ عنہ کا ہم عصر علما میں کیا وقار تھا، اس کی ایک ادنیٰ جھلک یہاں پیش کر دینا مناسب سمجھتا ہوں۔

مجلس ندوۃ العلما کے قیام کے بعد اس کا پہلا اجلاس کان پور میں ۱۳۱۱ھ میں ہوا۔ ندوۃ العلما کے ناظم مولانا محمد علی مونگیری خلیفہ حضرت مولانافضل رحمان گنج مراد آبادی اور صدر مولانا لطف اللہ علی گڑھی جج ہائی کورٹ حیدرآ با د منتخب کیے گئے۔ اس مجلس کے اراکین کے انتخا ب میں بڑی بدنظمی ہو ئی۔ سنی ،وہا بی ، غیر مقلد رافضی یہاں تک کہ ایک

عیسائی پادری کو بھی اس کا ممبر بنا دیا گیا۔ یہ چیزیں ایسی نہیں تھیں جن پر علماے حق خاموشی اختیار کرتے۔ چنانچہ سرخیل علماے اہل سنت تاج الفحول حضرت مولاناعبد القادر صاحب بدایونی اور مقتداے اہل سنت مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ نےاس مجلس سے اختلاف کیا اور ان معجون مرکب ممبران کے انتخاب کو غلط ٹھہرایا۔ اسی مسئلے پر حضور حافظ بخاری خواجہ سیدعبد الصمد چشتی رضی اللہ عنہ اور ناظم ندوہ مولانا محمد علی مونگیری کے درمیان خط وکتابت کا طویل سلسلہ چلا۔حضور حافظ بخاری نے اپنے خطوط کے ذریعہ ناظم ندوہ کے موقف کو غلط ٹھہرایا اور انہیں لا جواب کر دیا۔

۱۳۱۱ھ میں ندوۃ العلما کا ایک بڑا اجلاس بریلی میں ہوا۔ اس کے بالمقابل علماے اہل سنت کا ایک زبردست اجتماع اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کے کاشانہ اقدس پر ہوا۔ جس میں مجلس علماے اہل سنت کا قیام عمل میں آیا۔ اکابر اہل سنت کی متفقہ راے سے اس مجلس کا صدر ممدوح گرامی سند المحققین ، سید المفسرین ، قبلہ عالم، حافظ بخاری وکلام باری حضرت خواجہ سید عبد الصمد مودودی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کو منتخب کیا گیا، تحریک رد ندوہ کی دستور اساسی میں بھی اس کا تذکرہ مطبوع ہے ۔ آپ کی صدارت میں متعدّد جلسے اعلیٰ پیمانے پر پٹنہ،عظیم آباد اور کولکاتا وغیرہ شہروں میں منعقد ہوئے۔ جب تک محمد علی صاحب ناظم ندوہ اور مولوی لطف اللہ علی گڑھی صدر ندوہ رہے ،مجلس علماے اہل سنت قائم رہی اور حضور حافظ بخاری رضی اللہ تعالیٰ کی ہی صدارت میں اکثر اجلاس منعقد ہوئے۔ جب مولوی محمد علی مونگیری کے بعد شبلی نعمانی ناظم ندوہ ہوئے تو پردہ اٹھا اور معلوم ہواکہ یہ مجلس سیداحمد خان علی گڑھی کے رنگ میں رنگی ہوئی ہے اور نیچریوں کی مجلس کا نقش ثانی ہے۔ لہذا علماے کرام نے اس کی جانب سے توجہ ہٹالی۔

حضور حافظ بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو باتفاق علماے اہل سنت صدر مجلس علماے اہل سنت منتخب کیا جانا درحقیقت آپ کی رفعت وعظمت کا کھلااعتراف تھا۔ یہ وہ مجلس تھی جس میں ملک کے سرکردہ علما، مشائخ ، فقہا اور محدثین کی ایک ایسی جماعت شریک تھی جن کے علم وفضل کازمانہ معترف تھا، جنہیں کھرے کھوٹے کی پہچان کا ملکہ تھا۔

کسی مجلس یاتنظیم کی صدارت کا مطلب صرف مسندِصدارت پر فائز ہوجانا نہیں ہوتا بلکہ اس مجلس کی ساری سرگرمیوں کی ذمے داری صدرِمجلس کے سر ہوتی ہے، شرکاے مجلس کو صحیح سمت میں لے جانا صدر کا اہم فریضہ ہوتا ہے ۔ ظاہر ہے اس فریضے سے سبک دوشی کے لیے علمی تبحر اورفکری بالیدگی کے ساتھ سیاسی بصیرت کی بھی ضرورت ہوتی ہے ۔ الحمد للہ یہ تمام خوبیاں حضور حافظ بخاری کی ذات میں بدرجہ اتم موجود تھیں۔

حافظ کلام باری ،وحافظ حصن حصین ، ودلائل الخیرات شریف:

حضور حافظ بخاری خواجہ عبدالصمد چشتی مروجہ علوم وفنون پر کامل دسترس رکھنے کے ساتھ ساتھ قرآن کریم، صحیح البخاری، حصن حصین اور دلائل الخیرات شریف کےحافظ بھی تھے ۔ حفظِ قرآن کا یہ عالم تھاکہ تراویح کی حالت میں محض دو تین گھنٹے میں قرآن پاک ختم کر لیا کرتے تھے۔گونڈہ کی متعدّد مساجد میں آپ نے دو تین گھنٹے میں ختم قرآن کیا۔ پھپھوند شریف آمد کے بعد بھی متعدّد مساجد میں شبینے پڑھے۔ یوں ہی جھانسی کی مساجد میں بھی آپ نے دویاتین گھنٹے میں ختم قرآن پاک فرمایا۔آپ کو مسجد نبوی شریف میں بھی حفاظِ عرب کی موجودگی میں ختم قرآن کا شرف حاصل ہوا۔

حضور حافظ بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تراویح کی نماز میں قرآن پاک کی تلاوت فرماتے اور ترویحوں میں بخاری شریف پڑھا کرتے تھے۔ جس روز جتنے پارے قرآن پاک کے تراویح میں ہوتے ترویحوں میں اتنے ہی پارے بخاری

شریف کے بھی ہو جاتے تھے۔دن میں کلام مجید کے دور کے ساتھ بخاری شریف کا بھی دور فرمایا کرتے تھے۔

آپ نے حفظِ بخاری کے دوران بری محنت ومشقت کی۔ خود فرماتے ہیں کہ بخاری شریف یاد کرنے میں میں اپنے بالوں کو چھت سے باندھ دیا کرتا تھا تاکہ نیند نہ آئے، جب نیند کا جھونکا آجا تا تھا تو بالوں کے کھنچنے کی تکلیف سے نیند ختم ہو جاتی تھی۔ سیکڑوں راتیں اسی حالت میں گزاریں۔

وصال سے تین چار سال قبل آپ نے تراویحوں میں بخاری شریف کے بجاے حصن حصین کا دور مع حزب مقطعات شروع فرما دیا تھا۔

بیعت و ارادت:

۱۱رسال کی عمر میں آپ خانقاہ حافظیہ اسلمیہ خیرآباد شریف ضلع سیتاپور کے سجادہ نشیں شیخ المشائخ قطب وقت حضرت مولاناحافظ سید محمد اسلم صاحب خیرآبادی رضی اللہ عنہ کے دستِ حق پر شرف بیعت سے مشرف ہوئے۔

حضورحافظ بخاری کا علمی مقام اور گراں قدر تصانیف:

آپ کے علم و فضل کی جولانیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ زمانہ طالب علمی ہی میں مولوی امیرحسن سہسوانی کے پیدا کردہ فتنہ شش مثل کا منھ توڑ جواب دیا، اور ایک موقع پر ان سے اس موضوع پر مناظرہ کرکے انہیں بے بس اور ساکت وصامت کر دیا۔آپ کے اخلاص کی برکت کہ اللہ تعالیٰ نے اس فرقے کا نام ونشان روئے زمین سے مٹادیا۔ آپ نے مختلف موضوعات پر مندرجہ ذیل کتابیں تصنیف فرمائیں۔

تصانیف حافظ بخاری:

{۱}حق الیقین فی مبحث مولد اعلی النبیین

{۲}افادات صمدیہ

{۳}جمعہ تلبیسات

{۴}جواب اقوال

{۵}نصرا لسنیین علیٰ عداۃ سید المرسلین

{۶}تکملہ

{۷}نصر السنیین علیٰ احزاب المبتدعین

{۸}طوار ق الصمدیہ

{۹}نمونہ وہا بیوں کی کار سازیوں اور شعبدہ بازیوں کا

{۱۰}عین الیقین

{۱۱}تبعید الشیاطین بامداد جنون الحق المبین

{۱۲}شعلہ غضب

مذکورہ بالا تصانیف میں سے بعض غیر مقلد عالم نواب صدیق حسن خاں بھو پالی، ڈپٹی امدادعلی اور مولوی امیرحسن سہسوانی کے ہفوات وخرافات کی تردید میں لکھی گئیں۔

پھپھوند شریف تشریف آوری:

حضور حافظ بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تبلیغ دین اور اصلاح عوام کے لیے مختلف علاقوں میں تشریف لے جاتے تھے۔ اسی سلسلے میں ایک بار گونڈہ تشریف لے گئے۔ گونڈہ واطراف میں آپ کے علم وفضل اور فضائل وکمالات کا شہرہ ہوا۔ یہاں پھپھوند شریف کے میر فاروق علی صاحب کچہری میں منصرم تھے۔ وہ آپ کے فضائل و کمالات سے متاثر ہو کر آپ کے دست اقدس پر بیعت ہو گئے، اور وہاں موجود اپنے اہل خانہ کو بھی آپ کے دامن کرم سے وابستہ کر الیا۔ میر صاحب حضور حافظ بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلے مرید تھے۔ ان کے بعد لوگ جوق درجوق آپ کی غلامی میں داخل ہونے لگے۔

میرصاحب چند دنوں میں گونڈہ سے پھپھوند منتقل ہونے والے تھے ۔ انھوں نے حضرت کو پھپھوند آنے کی دعوت دی۔ میر صاحب کی دعوت اور پھپھوند شریف کے حالات کی ابتری سن کر آپ نے ان سے وعدہ فرمالیا کہ تمھارے پھپھوند پہنچنے کے دو ہفتے بعد میں سہسوان ہوتا ہوا پھپھوند پہنچ جاؤں گا۔ میر صاحب گونڈہ سے مع اہل وعیال پھپھوند پہنچے۔ حسب وعدہ حضور حافظ بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ٹھیک دو ہفتے بعد پھپھوند پہنچ گئے، اور یہاں سے شیعیت ورافضیت کا خاتمہ فرمایا ۔

پھپھوند میں مستقل سکونت:

حضور حافظ بخاری کی ذات یہاں کے اہل سنت کے لیے مرکز اتحاد بن چکی تھی۔ یہاں کے مسلمان کسی بھی طرح آپ کو دوبارہ سہسوان جانے دینے کے لیے تیار نہیں تھے۔ لہذا اشارہ غیبی اور پھپھوند کے مسلمانوں کے مخلصانہ اصرار سے مجبور ہو کر آپ نے یہیں مستقل سکونت اختیار فرمالی اور سہسوان سے بعض اہل خانہ اور اعزا واقربا کو بھی یہیں بلا لیا۔

وصال:

۱۷/جمادی الآخرہ ۱۳۲۳ھ بروز شنبہ آپ نے اس دار فانی سے دار بقا کی طرف رحلت فرمائی ۔آج بھی مزار پرانوار پھپھوند شریف کے احاطہ نور میں مرجع خلائق ہے۔

از:- حضرت مولانا غلام جیلانی مصباحی مظفرپوری
استاذ جامعہ صمدیہ دارالخیر پھپھوند شریف ضلع اوریا یوپی